151615 ـ کیا اپنے یا دسرے کے بچی کی رضاعت کے لیے خاوند کی اجازت شرط ہے ؟

سوال

کیا چھوٹے بچے کی رضاعت میں خاوند کی رضامندی شرط ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فقھاء کا اتفاق ہے کہ جب بچے کو ضرورت ہو تو رضاعت کی عمر میں دودھ پلانا واجب ہے، لیکن کس پر واجب ہوگا اس میں فقھاء کا اختلاف پایا جاتا ہے:

شافعی اور حنابلہ کہتے ہیں کہ باپ پر اپنے بچے کی رضاعت واجب ہے، ماں پر واجب نہیں، اور خاوند اپنی بیوی کور ضاعت پر مجبور نہیں کر سکتا، ماں چاہے بے دین ہو یا پھر شریف عورت ہو، چاہے عورت بچے کے باپ کےنکاح میں ہو یا پھر اسے طلاق بائن ہو چکی ہو، لیکن جب یہ تعیین ہو جائے کہ باپ کو دودھ پلانے والی نہیں مل رہی، یا بچہ کسی دوسرے کا دودھ قبول نہ کرتا ہو، یا پھر بچے اور اس کے باپ کے پاس مال نہ ہو تو پھر اس وقت عورت پر دودھ پلانا واجب ہو جائیگا.....

مالکیہ کہتے ہیں:

" ماں پر بغیر کسی معاوضہ اور برکت کے دودھ پلانا واجب ہے، اگر اس طرح کی عورت دودھ پلاتی ہو تو وہ بھی پلائیگی "

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (22 / 239).

دوم:

جمہور فقھاء کرام کہتے ہیں کہ اگر ماں اپنے بچے کو دودھ پلانا چاہے تو اسے ایسا کرنے دینا واجب ہے، لیکن شافعیہ کے ہاں جیسے بغیر اجازت گھر سے نکلنے سے روکنے کا حق ہے اسی طرح خاوند کو دودھ پلانے سے منع کرنے کا حق حاصل ہے.

الموسوعة الفقهية میں یہ بھی درج ہے:

" رضاعت میں ماں کا حق:

جمہور فقھاء کے ہاں اگر ماں اپنے بچے کو دودھ پلانے کی رغبت رکھے تو اس کی رغبت پوری کرنا واجب ہے، چاہے وہ مطلقہ ہو یا خاوند کے نکاح میں ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ والدہ کو اس کے بچے کے ساتھ نقصان و ضرر نہیں دیا جائیگا }.

اور ماں کو دودھ نہ پلانے دینا بھی نقصان و ضرر میں شامل ہوتا ہے؛ اور اس لیے بھی کہ ماں تو اپنے بچے کے لیے سب سے زیادہ رحیم و شفیق ہوتی ہے، اور غالب طور ماں کا دودھ بچے کے لیے زیادہ مناسب ہوتا ہے.

شافعیہ کے قول کے مطابق خاوند کو دودھ پلانے سے منع کرنے کا حق حاصل ہے چاہے اس کا اپنا بچہ ہو یا کسی دوسرے کا، بالکل ایسے ہی جیسے اسے گھر سے بغیر اجازت جانے سے منع کرنے کا حق ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (22 / 240).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند اپنی بیوی کو دودھ پلانے سے منع نہیں کر سکتا لیکن اگر ماں میں کوئی ایسی بیماری ہو جس سے بچے کو بھی خدشہ ہو تو پھر روکا جا سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 426).

لیکن پہلے خاوند یا کسی دوسرے اجنبی بچے کو دودھ پلانے میں خاوند کی اجازت شرط ہے؛ لیکن اگر بیوی نے رضاعت کے لیے کسی بچے کی تعیین کر دی تو پھر اجازت کی ضرورت نہیں.

زاد المستقنع میں درج ہے:

" خاوند کو حق ہے کہ وہ بیوی کو اجرت پر کام کرنے اور اپنے علاوہ کسی دوسرے سے پیدا شدہ بچے کو دودھ پلانے سے روکنے کا حق حاصل ہے "

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح میں کہتے ہیں:

" یہ اس طرح ہوگا کہ عورت کو پہلے خاوند نے طلاق دے دی ہو اور وہ پہلے خاوند سے حاملہ ہو اور وضع حمل

سے عدت ختم ہونے پر کوئی دوسرا شخص اس سے شادی کر لے اور وہ ابھی اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو، تو دوسرے خاوند کو پہلے خاوند کے بچے کو دودھ پلانے سے روکنے کا حق حاصل ہے، لیکن دو حالتوں میں نہیں روك سکتا:

پہلی حالت:

کسی ضرورت کی بنا پر، مثلا وہ بچہ ماں کے علاوہ کسی دوسری عورت کا دودھ قبول نہ کرتا ہو، تو پھر اسے بچانا لازم ہے.

دوسری حالت:

بیوی نے دوسرے خاوند پر شرط رکھی ہو، اگر وہ شرط کی موافقت کرتا ہے تو پھر اسے شرط پوری کرنا لازم ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 426).

واللہ اعلم